علم حدیث کی ترویج میں خواتین کی خدمات

محمد یونس خالد
شعبہ قرآن وسنہ، جامعہ کراچی

عبید احمد خان
شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

تلخیص

حدیث نبی کریم ﷺ کے فرامین وارشادات، وحی غیر متلو اور قرآن کریم کی اولین ومستند تفسیر ہے۔اس کی حفاظت کی ذمہ داری قرآن کریم کی تفسیر کی حیثیت سے خود اللہ تعالی نے لی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن کے الفاظ اور معانی کی حفاظت کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔چنانچہ اللہ کی طرف سے قرآن وحدیث کی حفاظت کے تکوینی نظام کے تحت دنیا میں حفاظ،قراء، مفسرین ومحدثین اور دیگر رجال کار پیدا ہوئے جنہوں نے دین کے ان اہم ترین مآخذ کی حفاظت واشاعت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔حدیث کی حفاظت کے لئے مسلمان محدثین نے فن اسماء الرجال کے نام سے باقاعدہ فن ایجاد کیا جس میں حدیث کے راویوں کی جرح وتعدیل کی گئی،اور اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کے فرامین کی اس انداز سے حفاظت کی جس کی نظیر آج تک دنیا پیش نہ کرسکی۔حدیث کی خدمت میں مسلمان مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی بھرپور طریقے سے حصہ لیا ان خواتین نے اپنی تمام تر صنفی مجبوریوں کے باوجود دینی حدود میں رہ کر تحمل حدیث، روایت حدیث اور حدیث کی درس و تدریس میں اہم کردار ادا کیا، بلکہ ان خواتین نے نہایت وقیع تصنیفات چھوڑیں۔ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں اہل علم کی طرف سے ان کو مختلف القابات سے بھی نوازا گیا۔اور اس موضوع پر مختلف علماء نے باقاعدہ کتابیں لکھیں۔اور بعض کتابوں کے آخر میں باب فی النساء کے عنوان سے باب قائم کئے گئے، دور جدید میں بھی یہ تسلسل جاری ہے۔چنانچہ الدر المنثور فی طبقات ربات الخذور، اعلام النساء فی العالم العرب والاسلام، المراۃ المسلمہ اور المراۃ فی القرآن وغیرہ اس سلسلے کی دور جدید کی اہم کتابیں ہیں۔لیکن یہ سارا لٹریچر چونکہ عربی زبان میں ہے اردو میں سوائے چند مختصر رسالوں کے کوئی وقیع کام نہیں ہوسکا اس وجہ سے اردو دانوں کے لئے اس موضوع میں خاص ندرت پائی جاتی ہے۔عصر حاضر میں اگرچہ چند مختصر کتابیں اردو میں بھی سامنے آئی ہیں اور کچھ آرٹیکلز اس موضوع کے مختلف گوشوں پر سامنے آئے ہیں تاہم یہ موضوع اردو والوں کے لئے ابھی تشنہ طلب ہے۔زیر نظر مضمون بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں ترویج واشاعت حدیث میں خواتین اسلام کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے جو قارئین کے لئے پیش خدمت ہے۔

کلیدی الفاظ: علم،حدیث،خواتین کی خدمات،تعلیم

Abstract

Hadith is the precious talk, discussion and conversation of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him), indirect revelation and is the authentic commentary of the Holy Quran. From the

beginning of the history of Islam after the Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H), Muslim ummah: including gents and ladies has been making efforts to save Prophet Muhammad's (SAWS) Hadiths. Because Hadith is the authentic exaggeration of the Holy Quran. Without hadith one cannot understand the correct meaning of the Holy Quran. If we take a glance on the history of Islam, we can observe that with gents side by side ladies took effective part in taking of hadith and its spread. Due to acknowledgement of these services of women of Islam, Muslim Ulema have been writing various books and also gave them various scholarly titles, like Syda, Musnada, shykha and likewise. In current age there are a lot of books and articles were written, like "Ai-ala mun-nisa, Alddurrulmanthur, Almaratul Muslima etc, but all were in Arabic language. In Urdu there is a shortage of books and also articles in this topic. That is why this article is being presented as a prolongation of series of acknowledgement of the services of Muslim women's effort in the field of Hadith in Urdu.

Keywords: Knowledge, Hadith, Services of Women, Education

لفظ حدیث (حدث) سے مشتق ہے، باب نصر سے اس کے معنی ''کسی امر کا واقع ہونا، نیا ہونا'' کے ہیں اور حدیث کے لغوی معنی گفتگو کے بھی آتے ہیں۔[۱] حدیث کے اصطلاحی معنی وہ قول و فعل یا تقریر و حال جس کی حضور ﷺ کی طرف نسبت ہو، نیز صحابہ کرامؓ کے قول و فعل و تقریر اور تابعی کے قول و فعل کو بھی حدیث کہتے ہیں۔[۲] متعدد حضرات نے تابعین کی تقریر کو بھی حدیث میں شمار کیا ہے۔[۳]

علمِ حدیث سے وہ علم مراد ہے جس کے ذریعے سے ہمیں نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال اور تقریر و حال کے بارے میں علم ہو نیز صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال اور تقریرات کا علم ہو اور اسی طرح تابعین کے اقوال و افعال کا بھی علم حاصل ہو۔ اس جگہ تقریر سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے کوئی عمل کیا گیا ہو اور آپ علیہ السلام نے اس پر نکیر نہ فرمائی ہو بلکہ سکوت اختیار فرما کر اس کی خاموش تائید کی ہو۔ کیونکہ بحیثیت شارع نبی کریم ﷺ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے کوئی غیر شرعی عمل کیا جائے اور آپ اس پر سکوت اختیار فرمائیں، چنانچہ آپ ﷺ کا سکوت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کام ناجائز نہیں تھا۔ اور حال سے مراد آپ ﷺ کے جسمانی اور اخلاقی احوال ہیں، یعنی آپ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کے اخلاق و عادات وغیرہ خواہ ان کا تعلق بیداری کی حالت سے ہو یا نیند کی حالت سے۔[۴]

علم حدیث کی قسمیں

علمِ حدیث کی دو قسمیں ہیں (۱) روایت حدیث (۲) درایت حدیث

(۱) علم روایت حدیث: اس سے مراد روایات کو سن کر ان کو محفوظ کرنا اور حسب موقع نقل کرنا، خواہ وہ حضور ﷺ سے منقول ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا تابعینؒ سے۔ قول و فعل سے ان روایات کا تعلق ہو یا تقریر و حال سے، نیز یہ محفوظ کر کے نقل کرنا چاہے یادداشت سے ہو یا بذریعہ تحریر و کتابت سے۔

(۲) علم درایت حدیث: اس کا مصداق تحقیق کے ساتھ احادیث کا علم، یعنی ان احادیث کے معانی ومطالب کا ان متعلقات کے ساتھ علم ہے جن کے سامنے آنے پر ہی کسی حدیث کی بابت یہ فیصلہ ہوسکتا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے یا نہیں؟[۵]

علم حدیث کی اہمیت

علمِ حدیث کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ قرآن کریم کی اولین اور مستند تفسیر ہے۔ اسی سے قرآن کریم کے معانی کے تعین، تخصیص، تحدید اور تفسیر وتشریح ہوتی ہے۔ علم تفسیر کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ ایک آیت کی تفسیر کے لئے سب پہلے قرآن ہی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اگر ایک آیت کی تفسیر قرآن ہی کی دوسری آیت سے معلوم ہوتی ہوتو یہی تفسیر متعین ہوجاتی ہے۔ اگر آیت کی تفسیر دوسری آیت قرآنی سے معلوم نہ ہوتی ہوتو حدیث کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، قرآن کریم کے بعد حدیث قرآن کریم کی مستند تفسیر وتشریح ہے۔ قرآن کریم میں جتنا علم ہے اور جتنے اصول بیان کئے گئے ہیں ان کی تفصیل اور تشریح حدیث کے ذریعے سے بیان ہوئی ہے۔ مثلاً قرآن میں اقیمو ا الصلوۃ [۶] ''نماز قائم کرو'' کا حکم دیا گیا ہے اس کی تمام تفصیلات وجزئیات احادیث میں آئی ہیں اسی پر تمام احکام کو قیاس کیا جائے۔

حدیث کی حفاظت

قرآن کریم اللہ رب العزت کی آخری کتاب، سرچشمہ ہدایت اور تا قیامت رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اس آفاقی اور دائمی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری خود باری تعالی نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔[۷]

''ہم ہی نے قرآن کریم اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

قرآن کریم دو چیزوں کا مجموعہ ہے، الفاظ قرآنی اور معانی۔ یہ بات پہلے بیان ہوچکی ہے کہ قرآن کی اولین تفسیر خود قرآن کے بعد حدیث ہی ہے۔ لہذا قرآن کے معانی سے مراد حدیث ہے۔ اب یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ نے قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ اور اس کے معانی یعنی حدیث دونوں کی ذمہ داری لی ہے۔ اور یہی وجہ ہے ان دونوں کی حفاظت کے لئے اللہ رب العزت نے ایک تکوینی انتظام فرمایا۔ الفاظ قرآن کی حفاظت کے لئے امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوۃ کے سینے کھول دیئے اور حفاظ وقراء کا انتظام فرمایا جبکہ حدیث اور اس کے معانی کی حفاظت کے لئے محدثین اور فقہاء کا انتظام فرمایا، یوں قرآن کریم کے الفاظ اور احادیث کی حفاظت ہوتی رہی اور انشاء اللہ تا قیامت ہوتی رہے گی۔

اسلام میں خواتین کی تعلیم

اسلام میں خواتین کی تعلیم کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی کہ مردوں کی تعلیم کی اہمیت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **طلب العلم فریضة علی کل مسلم** [۸] علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔ البتہ اس طلبِ علم میں عورتوں کی صنفی حیثیت کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ عورت جب علم حاصل کرنے جائے تو اپنی صنفی اور شرعی تقاضوں کا بھرپور خیال رکھے۔ ''عہدِ رسالت میں عورتوں کی دینی تعلیم کا باقاعدہ انتظام تھا وہ مردوں کی طرح درسگاہ نبوی ﷺ میں حاضر تو نہیں ہوتی تھیں مگر مختلف طریقوں سے تعلیم حاصل کرتی تھیں، قرآن کی تعلیم خاص طور سے صحابہؓ اپنے گھروں میں عورتوں اور بچوں کو دیا کرتے تھے''۔ [۹]

عورتوں کی تعلیم کے بارے میں امام بخاریؒ نے اپنی کتاب الصحیح البخاری میں باقاعدہ ایک باب باندھا ہے جس کا عنوان ''باب ھل یجعل للنساء یوما علی حدۃ فی العلم'' ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالہ سے ایک واقعہ نقل کیا ہے:

> **قالت النساء للنبی ﷺ غلبنا علیک الرجال فاجعل لنا یوماً من نفسک فوعدھن یوماً لقیھن فیه، فوعظھن وامرھن ، قال لھن مامنکم امراۃ تقدم ثلاثة من ولدھا الاکان لھا حجابا من النار فقالت امراۃ واثنین فقال واثنین** [۱۰]
>
> ''عورتوں نے نبی کریم ﷺ نے کہا کہ آپ کی تعلیم کے بارے میں مرد ہم عورتوں پر غالب ہیں، آپ ہماری تعلیم کے لئے ایک دن مقرر فرمایئے۔ اس پر آپ ﷺ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا جس میں ان کو وعظ سنایا اور دینی باتوں کا حکم دیا، اسی سلسلے میں آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں وہ ان کے لئے نار جہنم سے پردہ ہوں گے۔ یہ سن کر ایک عورت نے سوال کیا کہ جس کے دو بچے فوت ہوئے ہوں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی''۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی خواہش پر آپ ﷺ نے ان کے لئے تعلیم کا انتظام فرمایا اور باقاعدہ مردوں کی طرح ایک مجلس منعقد فرما کر ان کو تعلیم دی۔

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا بڑی سمجھدار اور دیندار صحابیہ تھیں، ایک دن صحابیاتؓ نے ان کو اپنا ترجمان بنا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے آکر نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں مسلمان خواتین کی طرف سے نمائندہ بن کر آئی ہوں ہم عورتوں کا آپ ﷺ سے ایک سوال ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو عورتوں اور مردوں کی طرف بھیجا، ہم عورتیں آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی اتباع کی۔ ہم پردہ نشیں اور گھروں میں رہنے والی ہیں مردوں کی ہر خواہش پوری کرتی ہیں اور ان کی اولاد کی پرورش کرتی ہیں۔ جبکہ مرد جماعت سے نماز پڑھتے ہیں، جنازہ اور جہاد میں شریک ہوتے ہیں جس سے وہ زیادہ فضیلت اور ثواب پاتے ہیں اور ہم گھروں میں رہنے کے باعث ان عبادات میں شریک نہیں ہوسکتیں یا رسول اللہ ﷺ کیا ہمیں بھی مردوں کے برابر اجر و ثواب مل سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ ان کی یہ تقریر سن کر صحابہ کرامؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھا کہ کیا اسماء بنت یزید

سے پہلے تم نے کبھی کسی عورت سے اس سے بہتر سوال سنا تھا؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔اس کے بعد فرمایا کہ اسماء جاؤ ان عورتوں کو بتادو کہ:

ان حسن تبعل احداکن لزوجها وطلبها لمرضاته واتباعها موفقته یعدل کل ماذکرت للرجال.

''تم میں سے کسی عورت کا اپنے شوہر سے حسن سلوک، اس کی رضاجوئی اوراس کے مزاج کے مطابق اتباع ان تمام باتوں کے برابر ہے جن کا ذکر تم نے مردوں کے متعلق کیا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ بشارت سن کر حضرت اسماءؓ خوشی سے تکبیر کہتی ہوئی چلی گئیں اور عورتوں کو بھی یہ خوش خبری سنادی[۱۱]

ان واقعات سے خواتین کا حصول علم کے لئے شوق وذوق ظاہر ہوتا ہے کہ اجتماعی طور پر نبی کریم ﷺ سے تقاضا کرتی تھیں کہ انہیں تعلیم دی جائے اور دوسری طرف نبی کریم ﷺ کی طرف سے ان کی تعلیم کا اہتمام بھی ثابت ہوتا ہے۔صحیح بخاری ہی کی روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ عورتوں میں وعظ وتلقین کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ حضرت بلالؓ کو اپنے ساتھ عورتوں کے مجمع میں لے گئے۔آپ ﷺ نے وعظ میں صدقہ خیرات کی ترغیب دی تو عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں دینے لگیں اور حضرت بلالؓ ان کو اپنے دامن میں رکھنے لگے۔[۱۲]

خلاصہ یہ کہ اسلام نے حصول علم کے لئے جنس کی کوئی قید نہیں لگائی بلکہ مرد وعورت دونوں کے لئے علم کو ضروری قرار دیا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ عورت کے لئے پردہ لازمی ہے وہ اپنے پردے میں رہ کر علم حاصل کرنا چاہے اوراس علم کو پھیلانا چاہے تو اسلام اس کی حوصلہ افزائی اور قدردانی کرتا ہے۔آج جب ہم تاریخ اسلام کے اوراق کو پلٹ کر دیکھتے ہیں تو بے شمار مثالیں ہمارے سامنے ایسی آتی ہیں کہ جن میں خواتین اسلام نے اپنی چادر کا تقدس بحال رکھتے ہوئے علمی کارنامے انجام دیئے۔موضوع کی مناسبت سے ذیل میں علم حدیث میں خواتین کی خدمات کا ذکر کیا جارہا ہے۔

علم حدیث اور خواتین

قرآن کریم اللہ تعالی کی آخری کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالی نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔قرآن کریم دو چیزوں کا مجموعہ ہے الفاظ اور معانی۔لہٰذا اللہ تعالی نے قرآن کے الفاظ کے ساتھ اس کے معانی یعنی احادیث نبویہ علی صاحبھا الصلوۃ کی حفاظت کا بھی تکوینی انتظام فرمایا۔اس کے لئے ایسے رجال کار پیدا کئے جنہوں نے حدیث کی حفاظت میں اپنی زندگیاں کھپادیں۔جن کو دنیا نے محدثین کے نام سے یاد کیا۔ان محدثین میں جہاں مردوں کے نام ہیں وہاں عورتوں کی بھی ایک لمبی فہرست ہے جنہوں نے حدیث کی روایت درایت اور حفاظت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔یہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں پردہ نشیں مسلم خواتین ہیں

جنہوں نے حدودِ شریعت میں رہتے ہوئے علم کی دنیا کو آباد کیا حدیث کی روایت کی اس کو فروغ دیا اور اس کی ترویج میں بھرپور حصہ لیا۔حدیث کی ترویج کے لئے کام کرنے والوں میں سب سے پہلے صحابیات کا نام آتا ہے لہذا پہلے انہی کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

صحابیات

جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں فہم حدیث کے حوالے سے فرق مراتب موجود تھا کیونکہ تمام انسان فہم و فراست میں ایک جیسے نہیں ہوتے، اور سب کو نبی کریم ﷺ کی صحبت ایک جیسی نصیب نہیں ہوئی تھی بالکل اسی طرح صحابیات رضی اللہ عنھن کے درمیان بھی فرق مراتب موجود تھا۔لہذا ان کی خدمات بھی اسی تناسب کے ساتھ انجام پائیں۔صحابیات کی مجموعی تعداد علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کے احصاء کے مطابق ۱۵۴۵ ہے، لیکن جنہوں نے روایت حدیث میں حصہ لیا ان کی تعداد سات سو بتائی گئی ہے[۱۳] ان صحابیات سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرامؓ اور تابعین وائمہ نے حدیث کا علم حاصل کیا ہے۔تاہم ان صحابیات میں ازواج مطہرات کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ زیادہ خصوصیت حاصل تھی۔علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب ''اسماء الصحابۃ الرواۃ وما لکل واحد من العدد'' میں کم وبیش ۱۲۵ صحابیات کا تذکرہ کیا ہے جن سے روایات مروی ہیں اور ان کے اعداد وشمار کے مطابق صحابیات سے مروی احادیث کی تعداد کل ۲۵۶۰ ہے۔جن میں سب سے زیادہ روایات ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی ہیں ان کی کل تعداد ۲۲۱۰ ہے۔اور ان میں سے ۱۲۸۶ احادیث بخاری ومسلم میں موجود ہیں لہذا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا نام مکثرین رواۃ صحابہ کرامؓ میں شامل ہے۔

طبقات صحابیات بلحاظ روایتِ حدیث

محدثین نے روایت حدیث کے لحاظ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیاتؓ کے پانچ طبقے قرار دیے ہیں اور تقریبا ہر طبقے میں صحابہ کے ساتھ صحابیات بھی شامل ہیں۔

پہلا طبقہ ان صحابہ کرامؓ کا ہے جن کی روایات کی تعداد ایک ہزار یا ہزار سے زیادہ ہے۔صحابیات میں سے حضرت عائشہؓ کا شمار اس طبقے میں ہوتا ہے کیونکہ ان کی مرویات کی تعداد ۲۲۱۰ ہے۔

دوسرا طبقہ ان صحابہ کرامؓ رضی اللہ عنہم کا ہے جن کی مرویات کی تعداد پانچ سو یا اس سے زیادہ ہو، لیکن ہزار سے کم ہو۔اس طبقے میں کسی صحابیہ کا نام شامل نہیں۔

تیسرا طبقہ ان صحابہ کرامؓ کا ہے جن کی روائتیں سو یا سو سے زیادہ ہوں مگر پانچ سو سے کم ہوں۔اس طبقے میں ام المومنین حضرت ام سلمہ کا شمار ہوتا ہے جن سے ۳۷۸ احادیث مروی ہیں۔

چوتھا طبقہ ان صحابہ کرامؓ کا ہے جن کی مرویات کی تعداد چالیس سے سو کے درمیان ہو، اس طبقے میں بکثرت صحابیات شامل

ہیں۔مثلاً ام المومنین ام حبیبہؓ ام المومنین میمونہؓ، ام عطیہ انصاریہؓ، ام المومنین حضرت حفصہؓ، اسما بنت ابی بکرؓ، ام ہانیؓ

پانچواں طبقہ ان صحابہ کرامؓ کا ہے جن کی روایتیں چالیس یا چالیس سے کم ہوں۔اس طبقے میں صحابیات کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔مثلاً حضرت ام قیسؓ، حضرت فاطمہ بنت قیسؓ، حضرت ربیع بنت مسعودؓ، حضرت سبزہ بنت صفوانؓ، حضرت کلثوم بنت حصین غفاریؓ، حضرت جداء بنت وہبؓ وغیرہ۔[۱۴]

جیسا کہ پیچھے عرض کیا گیا کہ علم حدیث کی دو قسمیں ہیں روایت حدیث اور درایت حدیث۔ام المومنین حضرت عائشہؓ کا نام جہاں روایت حدیث میں کثرت روایت کی وجہ سے پہلے طبقے میں شامل ہے وہاں درایت حدیث میں بھی ان کو خاص امتیاز حاصل تھا۔وہ احادیث سے استدلال واستنباط کرتیں ان کے علل واسباب کی تلاش وتحقیق کرتی تھیں۔بلکہ کتب حدیث کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ درایت حدیث کی ابتداء ہی صحابیات اور وہ بھی حضرت عائشہؓ سے ہوئی ہے۔حضرت عائشہؓ نے بعض روایتوں پر درایۃً تنقید کی،اس سے درایت کے خاص خاص اصول قائم ہوئے۔اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے یہ روایت بیان کی گئی کہ مردے پر اس کے اہل خانہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو انہوں نے درایۃً اس روایت کے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ قرآن مجید میں ہے: **لاتزر وازرۃ وزر اخری**[۱۵] ''ایک کے گناہ کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھا سکتا''۔رونا اہل وعیال کا عمل ہے اس کا وبال مردے پر کیوں ہوگا؟ اس سے یہ اصول قائم ہوا کہ جو روایت نصوص قرآنیہ کے خلاف ہو وہ قبول نہیں کی جا سکتی۔

اسی طرح جب ان کے سامنے یہ روایت کی گئی کہ نحوست عورت، گھوڑے اور گھر میں ہے تو انہوں نے درایۃً اس کا انکار کیا اور یہ آیت پیش کی۔**ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراھا**[۱۶] ''زمین میں یا تمہارے اندر جو مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ پہلے سے لکھی ہوتی ہیں''۔اس طرح کی متعدد مثالیں احادیث کی کتب میں موجود ہیں تاہم مشتے از خروارے انہی مثالوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

حضرت قبیصہ بن ذویبؓ جو کبار تابعین میں سے تھے وہ فرماتے ہیں: **کانت عائشۃ اعلم الناس یسالھا الاکابر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**[۱۷] ''حضرت عائشہؓ لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والی تھیں، بڑے بڑے صحابہ کرامؓ ان سے مسائل دریافت کیا کرتے تھے''۔امام زہریؒ ایک جگہ فرماتے ہیں: ''اگر تمام ازواج مطہرات کا علم بلکہ تمام مسلمان عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہؓ کا علم سب سے اعلیٰ وافضل ہوگا''۔[۱۸] حضرت عائشہؓ حدیث کی روایت کے علاوہ فتویٰ اور درس دیا کرتی تھیں اور بعض اوقات صحابہ کرامؓ کی لغزشوں کی بھی نشاندہی کیا کرتی تھیں اس موضوع پر علامہ جلال الدین سیوطیؒ اور زرکشی نے باقاعدہ تصنیف ''الاصابۃ فیما استدرکتہ عائشۃ علی الصحابۃ'' کے نام سے کی ہے۔حضرت عائشہؓ سے روایت کرنے والے صحابہؓ وتابعین کی تعداد سو سے متجاوز ہے۔[۱۹]

ازواج مطہرات میں حضرت عائشہؓ کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علم حدیث میں ممتاز نظر آتی ہیں۔چنانچہ محمد بن لبید فرماتے ہیں: **کان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحفظن من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ولا**

مثلا لعائشة و ام سلمة [20] ''ازواج مطہرات رسول اللہﷺ کی احادیث بہت زیادہ یاد رکھا کرتی تھیں، مگر عائشہ اور ام سلمہ سب سے آگے تھیں''۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ۱۳۷۸ احادیث مروی ہیں اس طرح وہ طبقات محدثین ومحدثات میں تیسرے طبقے میں شامل ہیں۔ [21] حضرت ام سلمہؓ کے کثیر تعداد میں فتوے بھی پائے جاتے ہیں علامہ ابن القیمؒ نے اعلام الموقعین میں لکھا ہے: ''اگر ام سلمہؓ کے فتوے جمع کئے جائیں تو ایک رسالہ تیار ہوسکتا ہے'' ان کے تلامذہ میں بے شمار محدثین اور بعض صحابہ کرامؓ شامل ہیں۔

ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اپنے پہلے شوہر ابوسلمہ بن عبدالاسد اور حضرت فاطمہؓ سے بھی روایت کی ہے اور مندرجہ ذیل لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان میں سے صاحبزادے عمر بن سلمہ، صاحبزادی زینب بنت ابوسلمہ، بھائی عامر بن ابوامیہ، بھتیجے مصعب بن عبداللہ بن ابوامیہ، موالی، نبہان، عبداللہ بن رافع، نافع، سفینہ، ابوکثیر، ابن سفینہ اور خیرہ وغیرہ۔ [22]

ان دونوں کی طرح دوسری ازواج مطہرات نے بھی حدیث کی روایت اور اشاعت میں حصہ لیا اور ان سے بھی بڑے جلیل القدر صحابہ اور تابعین نے احادیث حاصل کیں، جیسے حضرت میمونہ ہیں۔ ان سے ۶۷، ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے ۵۶، حضرت حفصہؓ سے ۶۰، حضرت زینب بنت جحشؓ سے ۱۱، حضرت جویریہؓ سے ۷، حضرت سودہ بنت زمعہؓ سے ۵، حضرت خدیجہؓ سے ۱ اور آپ کی دونوں لونڈیوں میمونہ اور ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنھن سے دو دو حدیثیں مروی ہیں۔ [23]

امہات المومنین کے علاوہ صحابیات میں مشکل ہی سے کوئی صحابیہ ایسی ہونگی جن سے کوئی نہ کوئی روایت موجود نہ ہو، چنانچہ آپﷺ کی پیاری بیٹی اور لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ۱۸، آپﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ سے ۱۱ حدیثیں مروی ہیں۔ [24] عام صحابیات میں سے حضرت ام انطل سے ۳۰ حدیثیں مروی ہیں۔ حضرت ام سلیم اور ام رومان سے بھی کئی حدیثیں مروی ہیں نیز حضرت ام عطیہؓ سے متعدد صحابہ کرامؓ وتابعین نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ [25]

صحابیات کی کثرت روایت اور ان کی خدمت حدیث کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ نے ۱۴۰ سے زائد صحابیات کا تذکرہ لکھا ہے، اسی طرح ''اسد الغابہ'' اور ''الاصابہ فی تمییز الصحابہ'' میں ۵۰۰ سے زائد صحابیات کے تراجم موجود ہیں، تہذیب التہذیب میں ۲۳۳ خواتین اسلام کا تذکرہ ہے جن میں سے بیشتر صحابیات ہیں۔ [26]

تابعیات وتبع تابعیات

صحابیات کی صحبت اور ایمان کی حالت میں جن خواتین نے ان سے استفادہ کیا ان کو تابعیات کہا جاتا ہے، صحابیات کی طرح تابعیات اور تبع تابعیات نے بھی فن حدیث کی حفاظت واشاعت، اس کی روایت اور درس وتدریس میں حصہ لیا۔ اور بعض خواتین نے فن حدیث میں اتنی مہارت حاصل کی کہ کبار تابعین نے ان سے اکتساب فیض کیا، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب تقریب التہذیب کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ صحابیات کی طرح تابعیات کی ایک بڑی تعداد نے روایت وتحمل حدیث میں بڑی محنت کی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ۱۲۱ تابعیات اور ۲۶ تبع تابعیات کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے تحمل اور اشاعت حدیث میں حصہ لیا تھا تاہم یہ زیادہ تر مجہولات ہیں، ان میں چند نام ہیں جو پائے ثقاہت کو پہنچے ہیں ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

حفصہ بنت سیرین

انہوں نے متعدد صحابہ و تابعین سے روایت کی ہے، جس میں انس بن مالکؓ اور ام عطیہؓ شامل ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عون، خالد الحذاء، قتادہ وغیرہ شامل ہیں، جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے ان کو ''ثقہ اور حجۃ'' قرار دیا۔[۲۷] ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں: ما ادرکت احدا افضلہ علی حفصہ''میں نے حفصہ سے زیادہ فضل والا کسی کو نہیں پایا۔[۲۸] امام ذہبی نے انہیں حفاظ حدیث کے دوسرے طبقے میں شامل کیا ہے۔[۲۹]

عمرہ بنت عبدالرحمٰن

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خاص تربیت یافتہ اور ان کی احادیث کی امین تھیں، ابن المدینی فرماتے ہیں ''حضرت عائشہ کی احادیث میں سے سب سے زیادہ قابل اعتماد احادیث عمرہ بنت عبدالرحمٰن، قاسم اور عروہ کی ہیں'' محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: **مابقی احد اعلم بھا بحدیث عائشہ۔**[۳۰] اس وقت حضرت عائشہؓ کی احادیث کا ان سے بڑا کوئی جاننے والا موجود نہیں ہے۔ ابن المدینی نے ان کے لئے ''احد ثقات العلماء'' کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کے علاوہ دوسرے صحابہ کرامؓ سے بھی انہوں نے روایتیں کی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں تیرہ سے زیادہ کبار تابعین ہیں ۱۰۳ یا ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔

دیگر خواتین اسلام کی علم حدیث کے لئے خدمات

تاریخ، طبقات و تراجم اور تذکرہ و رجال کی کتابوں میں جہاں مردوں کے حوالے سے تحمل حدیث، روایت حدیث اور اشاعت حدیث کے کام کا جائزہ لیا گیا ہے وہاں خواتین اسلام کی خدمات حدیث کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، اور ان کتابوں کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ خواتین کی صنفی مجبوریوں کے باوجود اسلام کی تاریخ میں بے شمار ایسی باہمت عورتیں پیدا ہوئیں جنہوں نے اسلام کے احکام اور اپنے خاص صنفی تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے اشاعت حدیث میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اور اس زمانے کے اسلامی معاشرے اور دینی ماحول نے بھی ان کیلئے اس طرح کا کردار ادا کرنے کو آسان بنایا۔ اس کا ایک اندازہ یہاں سے لگایا جاسکتا ہے کہ بخاری شریف جو علماء شرق و غرب کے ہاں اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کا درجہ رکھتی ہے اور جس کی تعلیم حاصل کئے بغیر مستند عالم بننے کا تصور نہیں کیا جاسکتا اس بخاری شریف کی روایت ایک عورت کریمہ بنت احمد مروزیہ کے ذریعے ہوئی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ رقمطراز ہیں:

''آج ہمارے مدارس میں بخاری شریف پڑھائی جاتی ہے اور پڑھائی جائے گی، آپ کے علم میں ہے کہ وہ بخاری شریف کس کی روایت سے ہے؟ کریمہ کی روایت سے ہے۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ نے جو بخاری شریف پڑھی اور پڑھائی اور شیخ حسین بن محسن انصاری نے بھوپال میں جو درس دیا اور شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ جو بخاری شریف پڑھاتے رہے وہ کریمہ کی روایت ہے،

ایسی مثال کوئی امت پیش کر سکتی ہے؟''[۳۱]

ان خواتینِ اسلام نے مردوں کے شانہ بشانہ دین و دنیا کا ہر کام کیا گھر کی چار دیواری سے لے کر میدانِ جہاد تک کارنامے انجام دیئے خصوصاً اشاعت حدیث کے میدان میں بھرپور کام کیا لیکن یہ سب کچھ اسلام کے اصولوں اور احکامات کی پاسداری کے ساتھ کیا کسی بھی کام میں اپنے پردے کا ضرور خیال رکھا، خواتین اسلام کے اس قابل رشک رویے کی ترجمانی زیب النساء مخفی نے اپنے اس شعر میں کی ہے:

در سخن مخفی منم، چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت جاریہ ہے کہ جس دور میں دین کی خدمت کے لئے جیسے افراد و جماعت کی ضرورت ہوتی ہے، ان میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی اپنے تناسب اور حیثیت کے مطابق شریک کار رہتی ہیں، پہلی اور دوسری صدیوں میں احادیث وآثار کے جمع وتتبع میں راویان حدیث کے ساتھ راویات حدیث کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی، اسی طرح چھٹی اور ساتویں صدیوں میں صلیبی درندوں اور تاتاری بھیڑیوں کے وسط ایشیاء کے اسلامی ملکوں اور شہروں پر یلغار کے نتیجے میں مسلمانوں کے ساتھ اسلامی علوم وفنون پر تباہی آئی، تو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں مردوں کی طرح عورتوں کی جماعت کثیرہ کو پیدا کیا جس نے علمی اور دینی کارناموں میں تجدیدی خدمت انجام دی۔ ذیل میں چند ایسی ہی خواتین کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

حافظہ حدیث

امام ابومحمد سراج الدین عبدالرحمٰن بن عمر دانی حنبلیؒ کی اولاد میں ایک نابینا لڑکی تھی۔ اس لڑکی نے باقاعدہ فن حدیث کا علم حاصل کیا تھا۔ یہ لڑکی قوت حافظہ میں نابغہ روزگار شمار ہوتی تھی۔ اس کے استحضار کا یہ عالم تھا کہ حدیث کی چھ معتبر کتابیں (صحاح ستہ) اس کو زبانی یاد تھیں، اگر کسی حدیث کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو وہ فوراً جواب دیتی تھی کہ یہ حدیث فلاں فلاں کتاب کے فلاں فلاں باب میں ہے۔[۳۲]

اُمِ عمر بنت حسان بغدادیؒ

اُمِ عمر بنت حسان بغدادی نے اپنے والد ابوالغصن اور اپنے شوہر سعید بن یحییٰ بن قیس سے حدیث کی روایت کی، اور ان سے امام احمد بن حنبلؒ، ابوابراہیم ترجمانیؒ، محمد بن صباح جرجرائی، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، علی بن مسلم طوسی نے روایت کی، خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ میں نے ام عمر سے حدیث کی سماعت وروایت کی ہے، وہ بغداد میں معاذ بن مسلم کے مکان کے پاس رہتی تھیں اور ان سے ہمارے کئی اصحاب نے روایت کی ہے۔

زینب بنت سلیمان بغدادیہ

زینب بنت سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ کا شمار افاضل نساء میں سے تھا، یہ خلیفہ ابوجعفر منصور کی پوتی تھی، انہوں نے اپنے والد سلیمان بن علی سے حدیث کی تعلیم حاصل کی اوران سے عاصم بن علی واسطی، قاضی جعفر بن عبدالواحد وغیرہ نے روایت کی۔

خدیجہ ام محمد بغدادیہؒ

خدیجہ ام محمد بغدادیہ امام احمد بن حنبلؒ کی خدمت میں جا کر ان سے حدیث پڑھتی تھیں، اس کے بعد انہوں نے یزید بن ہارون، اسحاق بن یوسف ازرق، ابوالنضر ہاشم بن قاسمؒ سے حدیث سنی۔ ان سے امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے عبداللہ نے روایت کی۔

سمانہ بنت حمدان

سمانہ بنت حمدان محمد بن موسی انباریہ کی نواسی ہیں، انہوں نے اپنے والد سے حدیث کی تعلیم حاصل کی اور اپنے نانا وضاح بن حسان کی کتاب سے بھی استفادہ کیا، ان سے ابوبکر شافعی اور ابوالقاسم طبرانی نے حدیث کی روایت کی۔

ام سلمہ فاطمہ بنت عبداللہ سجستانیہ

یہ مشہور امام ومحدث ابوداؤد سجستانی صاحب السنن کی پوتی تھیں، انہوں نے اپنے والد سے حدیث حاصل کی۔ ان سے ابوالقاسم عبدالواحد بن زوج الحزہ اور محمد بن جعفر وغیرہ نے حدیث روایت کی۔ یہ حدیث کا درس دیا کرتی تھیں۔

کریمہ بنت محمد مروزیہؒ

ام الکرام کریمہ بنت احمد نے مکہ مکرمہ میں مجاورت کر لی تھی، انہوں نے صحیح بخاری کی روایت امام کشمینیؒ سے کی تھی، نیز راہر سرخسی سے بھی کی تھی۔ احادیث کے لکھنے اور مقابلہ کرنے پر خاص توجہ رکھتی تھیں۔ زندگی بھر شادی نہیں کی اور ۴۶۳ھ میں سو سال کی عمر میں وفات پائی۔

ست الوزراء تنوخیہ

ست الوزراء بنت عمر بن اسعد ''وزیرہ'' کے لقب سے مشہور اور فقیہ ومحدثہ تھیں۔ صحیح بخاری کی روایت امام ابوعبداللہ زبیدیؒ سے کر کے خود اس کی روایت کی، نیز دمشق اور مصر میں مسند شافعیؒ کی متعدد بار روایت کی۔ ان کی شہرت کا یہ حال تھا کہ دور دراز مقامات

سے طلبہ ان کی درسگاہ میں آکر حدیث کی تعلیم حاصل کرتے تھے اور وہ مسند الوقت تھیں۔ بڑی عمر میں ۷۱۶ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

ان کے علاوہ حدیث کی خدمت کرنے والی خواتین بے شمار ہیں جن کی پوری تفصیل کا یہ مختصر مضمون متحمل نہیں ان کی تفصیل جاننے کے لئے اس موضوع کی کتابوں کی طرف مراجعت ضروری ہے تاہم یہاں اختصار کی غرض سے صرف ان میں سے چند کے ناموں پر اکتفا کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

مضغہ، مخہ، اور زہدہ اخوات بشر حافیؒ۔ عباسیہ زوجہ امام احمد بن حنبلؒ۔ میمونہ اخت ابراہیم خواص۔ حواریہ اخت ابو سعید خرازہ۔ فاطمہ بنت عبدالرحمٰن حرانیہ۔ منیہ کاتبہ۔ ام عیسی بنت ابراہیم حربی۔ خدیجہ بنت ابوبکر محمد۔ امۃ السلام بنت قاضی ابوبکر احمدؒ۔ خلدیہ بنت جعفر۔ جمعہ بنت احمد محمیہ۔ فاطمہ بنت ہلال۔ فاطمہ بنت محمدؒ۔ طاہرہ بنت احمد تنوخیہ۔ خدیجہ بنت البقال موسی۔ جبرۃ السوادؒ۔ ستیۃ بنت قاضی عبدالواحد۔ خدیجہ بنت محمد شاہجانیہ وغیرہ۔ [۳۳]

محدثات خواتین کی درس گاہیں

ان محدثات وشیخات سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے لئے دور دراز ملکوں سے طلبہ حدیث آتے، فیض حاصل کرتے اور ان سے روایت کرنے کو اپنے مفاخر ومحاسن میں شمار کرتے تھے۔ ان خواتین کی درس گاہوں میں صرف طلبہ ہی نہیں بلکہ حفاظ اور ائمہ حدیث بھی آکر فیض حاصل کرتے تھے۔

ام محمد بن زینب بنت احمد بن عمر مقدسیہ نوے سال کی عمر تک حدیث کا درس دیتی رہیں، اور مختلف ملکوں کے طلبہ حدیث ان کی درس گاہ میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوئے، انہوں نے خود بھی مختلف شہروں میں گھوم گھوم کر درس دیا امام ذہبی نے ان کے حال میں لکھا ہے:

وارتحل اليها الطلبة وحدثت بعصر و بالمدينة المنورة [۳۴]

''طلبہ نے ان کی طرف سفر کیا اور خود انہوں نے مصر اور مدینہ منورہ میں حدیث کا درس دیا''۔

ام احمد زینب مکی حرانیہ نے چورانوے سال کی عمر تک حدیث کا درس دیا اور آخری دور میں بھی ان کی درس گاہ میں طلبہ کا ہجوم رہتا تھا۔ امام ذہبی نے لکھا ہے:

وازدحم عليها الطلبة [۳۵]

''ان کے یہاں طلبہ کی بھیڑ رہا کرتی تھی''۔

ام عبداللہ زینب بنت کمال الدین مقدسیہ مسندۃ الشام ہیں، ان کی پوری زندگی احادیث کی روایت اور کتب حدیث کی تعلیم میں گذری، ان کی درس گاہ میں بھی طلبہ کا ہجوم رہا کرتا تھا ان کے بارے میں امام ذہبی نے لکھا:

وتكاثر وا عليها وتفردت وروت كتبا كبارا رحمها الله [۳۶]

''ان کے یہاں طلبہ کی کثرت رہا کرتی تھی وہ بہت سی احادیث کی روایت میں منفرد تھیں اور انہوں نے حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کا درس دیا''۔

مسندہ مکہ فاطمہ بنت احمد مکہ مکرمہ میں حدیث کا درس دیتی تھیں جس میں بڑے نامور محدثین شریک ہوتے تھے امام تقی الدین فاسی کا بیان ہے: **حدثت و سمع منها الاعیان من شیوخنا وغیرهم و سمعت علیها الثقفیات** [۳۷] ''انہوں نے حدیث کا درس دیا اوران سے ہمارے اساتذہ وغیرہ میں سے بڑے ممتاز حضرات نے سماع کیا ہے خود میں نے ان سے کتاب الثقفیات کا سماع کیا ہے۔''

مسندۃ الشام کریمہ بنت عبدالوہاب سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے لئے طلبہ حدیث ہی نہیں حفاظ حدیث اور مسندین وقت ان کی درس گاہ میں حاضر ہوتے تھے۔ چنانچہ حافظ زین الدین محمد بن ابوبکر صولی شافعیؒ نے چالیس سال کی عمر میں ان سے حدیث کا سماع کیا۔اسی طرح امام عماد الدین مرتضی مسندی دمشقیؒ اور مسند شام امام بہاؤ الدین ابن قاسمؒ نے ان کی خدمت میں آکر روایت کی اجازت حاصل کی۔

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں وہاں کی محدثات وروایات کے ذکر میں ان سے روایت کرنے کو نہایت فخریہ انداز میں بیان کیا ہے اور بعض محدثات سے استفادہ نہ کرنے پر افسوس ظاہر کیا ہے چنانچہ خطیب نے لکھا ہے کہ میں نے فاطمہ بنت ہلال بن احمد کرجیہ سے سماع کیا ہے۔اسی طرح ستیہ بنت قاضی ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بجلیہ صادقہ فاضلہ تھیں بغداد میں رہتی تھیں، میں نے ان سے تعلیم حدیث حاصل کی ہے۔

بغداد کی محدثات وشیخات میں فاطمہ بنت محمد بن عبید بن شخیر صیر فیہ مشہور محدثہ وشیخہ حدیث تھیں، بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے خطیب بغدادی کو ایک واسطے سے ان سے شرف تلمذ حاصل تھا۔اس کے باوجود براہ راست ان سے روایت نہ کرنے پر افسوس رہا جس کا اظہار انہوں نے ان الفاظ میں کیا ہے:

> **لم یقدر لی اسماع عنها ولکن حدثنی ابوطاهر محمد بن احمد بن الاشافی عنها وکانت ثقة** [۳۸]

> ''ان سے سماع میرے مقدر میں نہیں تھا مگر ابو طاہر محمد بن احمد اشافی نے ان کی روایت مجھ کو بیان کی ہے''۔

ست الوزراء بنت عمر تنوخیہ مسندۃ الوقت تھیں، ان کا حلقہ درس دمشق سے مصر تک پھیلا ہوا تھا۔ وہ دونوں شہروں میں حدیث کا درس دیا کرتی تھیں، خاص طور سے صحیح بخاری اور مسند امام شافعی کے درس میں ان کو شہرت حاصل تھی، انہوں نے مصر و دمشق میں یہ دونوں کتابیں متعدد بار پڑھائیں۔ [۳۹]

یہاں ہم نے چند محدثات خواتین کی درسگاہوں اور ان کی مقبولیت کی ایک جھلک دکھانے کی کوشش کی ہے ورنہ یہ فہرست بڑی طویل ہے جس کی پوری تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں اس پر باقاعدہ تصنیفات کی گئی ہیں۔

مسندات

مسند کا لفظ محدثین کی اصطلاح میں اس راوی کے لئے استعمال ہوتا ہے جس تک اپنی سند پہنچائی جائے، اور جس کے پاس سب سے اعلی درجے کی سند حدیث موجود ہو۔ علم حدیث میں بعض خواتین کا درجہ بہت بلند تھا ان میں سے بعض کے پاس بلند پائے کی سند حدیث ہوتی تھی۔ ان محدثات میں بڑے پائے کی عالمات ایسی گزری ہیں جن کا اسناد حدیث میں ممتاز مقام تھا جلیل القدر علماء و محدثین نے ان سے سند لی اور اس سند پر فخر کا اظہار کیا، ذیل میں اختصار کی خاطر ان میں سے چند مسندات کے صرف ناموں پر اکتفا کیا جارہا ہے۔

ام محمد اسماء بنت محمد بن سالم بن مواہب۔ ام محمد فاطمہ بنت ابراہیم (مسندۃ الشام)۔ ام عبداللہ زینب بنت احمد قدسیہ (مسندۃ الشام)۔

کریمہ بنت عبدالوھاب قرشیہ زبیریہ (مسندۃ مکہ)۔ فاطمہ بنت احمد قاسم حرازیہ (مسندۃ الوقت)۔ ست الوزراء بنت عمر بن اسعد بن منجح تنوخیہ۔ [۶۴]

القابات وخطابات

علماء ومحدثین کی طرح بعض خواتین کے غیر معمولی علم وفضل کے سبب اہل علم نے انہیں القابات اور خطابات سے نوازا ہے یہ خطابات بعد میں ان محدثات خواتین کے نام کا سابقہ بن گئے اور انہی ناموں کے ساتھ ان پکارا جانے لگا۔ ان خطابات میں ایک لفظ ''ست'' کا ہے جو لفظ سیدہ کی تخفیف ہے ذیل میں ان صاحب القاب خواتین کے نام ذکر کئے جاتے ہیں۔

ست الاجناس	موفقیہ بنت عبدالوہاب بن عتیق بن وردان مصریہ
ست الاھل	ام احمد بنت علوان بن سعید بعلبکیہ
ست الشام	خاتون اخت الملک العادل
ست العرب	ام الخیر بنت یحیی بن قائماز کندیہ دمشقیہ
ست الفقہاء	شریفہ بنت خطیب شرف الدین احمد بن محمد دمشقیہ
ست الفقہاء	امۃ الرحمٰن بنت تقی الدین ابراہیم بن علی واسطیہ صالحیہ
ست الکل	عائشہ بنت محمد بن احمد بن علی قلیسیہ
ست الملوک	فاطمہ بنت علی بن علی بن ابوبدر بغدادیہ
ست الوزراء	بنت عمر بن اسعد تنوخیہ
تاج النساء	بنت رستم بن ابورجاء بن محمد اصفہانیہ

شرف النساء	امۃ اللہ بنت احمد بن عبداللہ بن علی آبنوسیہ
فخر النساء	شہدہ بنت احمد بن عمر ابریہ بغدادیہ
جلیلہ	ام عمر خدیجہ بنت عمر بن احمد بن عدیم
شیخہ	ام عبداللہ حبیبہ بنت خطیب عز الدین ابراہیم مقدسیہ
شیخہ	ام الفضل صفیہ بنت ابراہیم بن احمد مکیہ

احادیث اور کتب احادیث میں منفرد خواتین

محدثین کی طرح محدثات بھی بعض احادیث یا کتب احایث کی روایت میں منفرد ہوتی تھیں جن کی روایت دیگر معاصرات میں نہیں ملتی تھی، اس تفرد اور خصوصیت کی وجہ سے طلبہ حدیث نے ان محدثات سے خاص طور پر روایات لیں۔

مسندۃ الشام ام عبداللہ زینب کمال الدین مقدسیہ کا شمار ایسی ہی محدثات میں تھا۔ام محمد اسماء بنت محمد بن سالم کو بھی تفرد کی فضیلت حاصل تھی۔امۃ الحق بنت حافظ ابوعلی حسن بن محمد بکریہ کے بارے میں العبر میں ہے:

وتفردت بعدة اجزاء[۴۱]

وہ احادیث کے چند اجزاء کی روایت میں منفرد تھیں۔

علم حدیث میں خواتین کی تصانیف

خواتین اور بنات اسلام نے علم حدیث کی ہر میدان میں خدمت کی ہے چاہے وہ تحمل وروایت حدیث ہو یا درایت حدیث، درس وتدریس کا میدان ہو یا تصنیف وتالیف کا، غرض ہر میدان میں اپنی تمام تر صنفی مجبوریوں کے باوجود بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ چنانچہ محدثین کی طرح انہوں نے اس فن میں باقاعدہ تصنیفات چھوڑی ہیں اور اسلامی کتب خانوں میں اپنی کتابوں کا قیمتی ذخیرہ چھوڑا۔ان خواتین نے اپنی مرویات کو کتابی شکل میں مدون کیا، فن رجال پر کتابیں لکھیں اور کتب احادیث کو نقل کیا۔امام ذہبی نے عجیبہ بنت حافظ محمد ابوغالب بغدادیہ کے بارے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے اساتذہ وشیوخ حدیث کے حالات دس جلدوں میں قلم بند کئے۔[۴۲]

ام محمد فاطمہ خاتون بنت محمد خطبہ اصفہانیہ کو تصنیف وتالیف سے بڑا اچھا شغف حاصل تھا انہوں نے کئی کتابیں چھوڑی ہیں جن میں الرموز من الکنوز پانچ جلدوں میں تھی۔چنانچہ امام فاسی نے العقد الثمین میں لکھا:

ولها طريق حسنة فى الوعظ و تواليف حسنة ككتابها الموسوم بالرموز من الكنوز يقارب خمس مجلدات[۴۳]

خدیجہ بنت شاہجانیہ بغدادیہ نے اپنے استاد حدیث ابن میمون کی جملہ مرویات واحادیث کو ایک الگ کتاب میں جمع کیا تھا۔[۴۴]

عائشہ بنت عمارہ افریقہ کے شہر بجا ریہ کی رہنے والی تھیں ان کا دست خط بڑا خوبصورت تھا، انہوں نے اپنے ہاتھ سے اٹھارہ جلدوں پر مشتمل ایک کتاب نقل کی تھی۔

ان چند مثالوں سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ خواتین عالمات، فاضلات اور محدثات نے تصنیف وتالیف کے میدان میں اپنی اچھی یادگار چھوڑی تھی لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کی تصانیف سے اعتناء نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے وہ آج ہمارے سامنے نہ آسکیں۔

عصر حاضر کی خواتین اور ترویج حدیث

اگر عصر حاضر کی خواتین میں تحصیل واشاعت حدیث کا جائزہ لیا جائے تو اس کا براہ راست تعلق مدارس دینیہ سے ہوگا، کیونکہ دور حاضر میں حدیث اور دیگر علوم اسلامیہ کی نشر واشاعت اور خدمت کا سہرا دینی مدارس کے سر ہے۔ان مدارس دینیہ نے امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔ابتدائی مکتب سے لے کر اعلی سطح کی دینی تعلیم تک کا انتظام ان مدارس میں موجود ہے جہاں سے امت کو بڑے بڑے علماء، مفتیان، خطباء، ائمہ ومشائخ اور کئی مفکرین ملے ہیں بلکہ برصغیر پر انگریزوں کے تسلط اور مسلمانوں کے روایتی نظام تعلیم کو تلپٹ کردینے کے بعد مسلمانوں کے پاس بچے کچے دین کو سنبھالنے اور موجودہ نسل تک امانتداری کے ساتھ پہنچانے میں ان مدارس نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔اگر پاکستان کے تناظر میں بات کی جائے تو پاکستان میں مختلف مکاتب فکر موجود ہیں ان میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور اہل تشیع ہیں۔ ہر مکتبہ فکر کے مدارس کا اپنا الگ نظام اور باقاعدہ بورڈ ہے نیز جماعت اسلامی کا اپنا مدارس سسٹم اور امتحان لینے والا بورڈ ہے ان پانچوں بورڈز کا ایک اتحاد ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' کے نام سے کام کر رہا ہے۔جو ان تنظیمات میں کوآرڈنیشن کے ساتھ مشترکہ مقاصد کے لئے کام کرتا ہے، ان مدارس میں درس نظامی کی تعلیم دیجاتی ہے اور یہ بورڈز ان کا امتحان لے کر اسناد جاری کرتے ہیں یوں دینی تعلیم کی منظّم نشر واشاعت کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے۔

ان مدارس میں بنین کے علاوہ بنات کا بھی باقاعدہ شعبہ کام کرتا ہے جو لڑکیوں میں تفسیر وحدیث کے علاوہ دیگر علوم اسلامیہ کی ترویج کا کام انجام دیتا ہے۔ یہاں قرآن وحدیث ودیگر علوم اسلامیہ کی تعلیم کے حوالے سے کچھ اعداد وشمار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی ویب سائٹ [۴۵] کے حوالے سے پیش کئے جارہے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ کس طرح پاکستان میں ترویج حدیث کا کام جاری ہے، جو کام اس سے پہلے خواتین انفرادی طور پر اپنے صنفی مجبوریوں کے پیش نظر بڑی مشکل سے انجام دیا کرتی تھیں اب ان مدارس کی وجہ سے بڑی آسانی سے انجام دیتی ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نام سے یہ ادارہ ۱۹۵۹ء میں وجود میں آیا تھا اس وقت یہ مدارس کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے جہاں سے اب تک ۱۱۹۸۹۲ علماء فارغ التحصیل ہوچکے ہیں، ۹۲۵۱۹۲ بچے، بچیاں حافظ وحافظہ بن کر نکلے ہیں اور ملک میں ۱۸۶۷۷ مدارس کے نیٹ ورک کے ساتھ یہ ادارہ سرفہرست ہے اور اپنی تشکیل سے لے کر اب تک کام کر رہا ہے۔اور اسی ادارے کی ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق سن ۲۰۱۴ء تک ان مدارس کے شعبہ بنات سے ۱۰۵۰۲۸ لڑکیاں عالمہ بن کر دورۂ حدیث کی سند

حاصل کر چکی ہیں۔ مدارس کے شعبہ بنات کے نصاب تعلیم کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دیگر علوم کے ساتھ حدیث کا بہت بڑا حصہ ان طالبات کو پڑھایا جاتا ہے جس میں خاص طور سے صحاح ستہ شامل ہیں۔ یہ طالبات دین اس کورس کو مکمل کر کے دورۂ حدیث کی سند حاصل کرتی ہیں۔فراغت کے بعد یہ خواتین انہی مدارس میں دیگر علوم اسلامیہ کے ساتھ حدیث کی درس وتدریس سے منسلک ہوجاتی ہیں۔اور یوں خواتین میں ترویج حدیث کا یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

مذکورہ بالا اعداد وشمار پاکستان کے پانچ دینی تعلیمی بورڈوں میں سے صرف ایک بورڈ کے ہیں جو ہمیں سردست دستیاب ہوسکے ہیں جب کہ علاوہ چار بورڈوں میں بھی اسی طرح تعلیم کا نظم موجود ہے اور دورۂ حدیث کے امتحانات ہوتے ہیں اور خواتین قرآن وحدیث کی تعلیم کی تکمیل کر کے سند حاصل کرتی ہیں۔اس کے علاوہ عصری جامعات و یونیورسٹیز میں بھی علوم دینیہ کے باقاعدہ شعبہ جات کام کررہے ہیں جہاں قرآن وحدیث کی ماسٹر، ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح تک کی اعلی تعلیم دیجاتی ہے جامعات کی ان کلیات کا جائزہ لیا جائے تو خواتین کا تناسب مردوں کے مقابلے میں زیادہ نظر آتا ہے جو ان خواتین کے دین کے ساتھ جذباتی تعلق کا مظہر ہے اور خدمت حدیث میں ان کے روایتی کردار کی مزید وضاحت کرتا ہے۔

خلاصہ کلام

نبی کریم ﷺ کی امت دو قسم پر مشتمل ہے امت دعوت اور امت اجابت۔امت دعوت پورا عالم انس وجن ہے جبکہ امت اجابت صرف امت مسلمہ ہے جس نے اسلام کو قبول کیا، کیونکہ اس امت کو اپنے نبی ﷺ کی دعوت پر لبیک کہنے اور اس نبی کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے، اس امت کے دونوں اصناف مرد وعورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی اشاعت میں اپنے اپنے دائرے میں رہ کر کردار ادا کیا ہے۔مردوں نے جو کردار ادا کیا ہے اس سے دنیا بخوبی واقف ہے کیونکہ مرد محدثین کے کردار کی گہرائی اور گیرائی میں نہایت وسعت تھی تاہم خواتین نے اس موضوع یعنی اشاعت حدیث میں جو کردار ادا کیا وہ بھی قابل رشک ہے خاص طور پر اس پہلو سے دیکھا جائے کہ جس وقت مسلمان خواتین اپنے علم سے دنیا کو روشنی سے منور کر رہی تھیں اس وقت مغرب میں تاریکی کا دور دورہ تھا اور عورت کی تعلیم کا کوئی تصور نہیں تھا یہی نہیں بلکہ عورت کو سامان تجارت کی طرح برتنے اور اس کو انسان کے علاوہ کوئی دوسری مخلوق تصور کرنے کا رجحان تھا۔ بہر حال اس وقت مسلمان خواتین اسلام کی طرف سے عطا کردہ حدود میں رہ علم حدیث کی تحصیل واشاعت میں مصروف تھیں۔

علم حدیث کے میدان میں خواتین کے اس قابل رشک کردار کو اگرچہ بعض مصنفین نے اپنی کتابوں کے آخر میں ''باب فی النساء'' یا اس جیسے عنوانات کے تحت بیان کیا ہے تاہم اس موضوع پر باقاعدہ کوئی تصنیف نہیں تھی اور حدیث کے موضوع پر خواتین کی طرف سے جو کتابیں تصنیفات کی گئی تھیں کچھ بے اعتنائی برتنے کی وجہ سے وہ بھی زمانے کے دست برد سے نہ بچ سکیں جس کی وجہ سے حدیث کے میدان میں خواتین کا کردار پردہ خفا میں تھا۔عصر حاضر میں کچھ اہل قلم نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور بعض تصنیفات

سامنے آئی ہیں، ان میں سے عربی زبان کی ایک کتاب ''اعلام النساء'' پانچ جلدوں پر اس موضوع کی سب سے تفصیلی کتاب ہے۔ نیز اردو زبان میں بھی کچھ کتابیں عہد حاضر میں لکھی گئی ہیں ان تمام کتابوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک علم دوست مذہب ہے۔ اور ماضی میں مسلمان مردوں کے علاوہ مسلم خواتین کا کردار بھی علم کے میدان میں نہایت تابناک رہا ہے۔ وللہ الحمد علی ذالک

حوالہ جات

۱۔ المنجد، (۱۹۹۳ء)، دارالاشاعت کراچی، ص ۱۹۲

۲۔ کتانی، محمد بن جعفر ۱۹۸۹ء، الرسالۃ المستطرفہ، دارالبشائرالاسلامیہ، بیروت، ص ۳۱

۳۔ اسعدی، عبیداللہ، مولانا (جون ۲۰۰۸ء) حاشیہ علوم الحدیث، ادارۃ المعارف، کراچی، ص ۲۸

۴۔ تھانوی، شیخ محمد علی، مولانا (سن ندارد) کشاف اصطلاحات الفنون، مکتبہ نعمانیہ، کوئٹہ، جلد ۱، صفحہ ۱۴۰-۱۴۱

۵۔ اسعدی، علوم الحدیث۔ ص ۳۶۔ ایضاً محولہ بالا

۶۔ القرآن سورۃ البقرہ ۲: ۴۳

۷۔ القرآن سورۃ الحجر ۱۵: ۹

۸۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید الربعی، محدث (۱۹۹۹ء) کتاب الستہ، سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ص ۲۴۹۱

۹۔ قاضی اطہر مبارکپوری (۱۹۹۹ء) خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات، احمد اکیڈمی، لاہور، ص ۲۰

۱۰۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، محدث (۱۹۹۹ء) الکتب الستہ، صحیح بخاری، کتاب العلم، باب ھل یجعل للنساء یوما علی حدۃ فی العلم، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ص ۱۱

۱۱۔ ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ بن محمد (۱۹۹۲ء) الاستیعاب، دارالجیل، بیروت، ج ۱، ص ۲۸

۱۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، محدث، الکتب الستہ، صحیح بخاری، کتاب العلم، باب عظۃ الامام للنساء و تعلیمھن محولہ بالا، ص ۱۱

۱۳۔ ازہری، مقتدی حسن، ڈاکٹر (۲۰۰۳ء) خاتون اسلام، کراچی، ص ۶۹

۱۴۔ مولانا سعید انصاری ومولانا عبدالسلام ندوی (فروری ۱۹۷۶ء) حیاۃ الصحابیاتؓ کامل، مکتبہ عارفین، کراچی، ص ۲۴۷

۱۵۔ القرآن سورۃ الانعام ۶: ۱۶۴

۱۶۔ القرآن سورۃ الحدید ۵۷: ۲۲

۱۷۔ عسقلانی، ابن حجر، علامہ (۱۹۹۶ء) تہذیب التہذیب، جلد ۶، دارالمعرفہ، بیروت، ص ۵۵۱

۱۸۔ تہذیب التہذیب، ج٦،محولہ بالاص ۵۵۱

۱۹۔ ایضاً تہذیب التہذیب۔ج٦۔ص۵۴۰۔محولہ بالا

۲۰۔ ابن سعد،محمد بن سعد بن منیع،مورخ،طبقات ابن سعد، ج۲، دارصادر، بیروت،ص ۳۷۵

۲۱۔ ندوی،عبدالسلام،مولانا(۲۰۰۵ء) سیرالصحابیات مع اسوۂ صحابیات، اسلام بکڈپو۔لاہور۔ص ۹

۲۲۔ تہذیب التہذیب: ج٦۔ص۵۴٦۔ایضامحولہ بالا

۲۳۔ قاضی اطہرمبارکپوری(۱۹۹۹ء) خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات، احمداکیڈمی، لاہور،ص ۲۸

۲۴۔ تہذیب التہذیب۔ج٦۔ص۵۵۰۔محولہ بالا

۲۵۔ تہذیب التہذیب:٦/۴۵۵۔ایضامحولہ بالا

۲٦۔ تہذیب التہذیب:٦۔۴۴۰۔محولہ بالا

۲۷۔ تہذیب التہذیب٦۔۴۳٦۔محولہ بالا

۲۸۔ تہذیب التہذیب:438/12۔محولہ بالا

۲۹۔ ذہبی،شمس الدین،علامہ۔تذکرۃ الحفاظ۔جلد۱۔صفحہ۹۔دارالفکر العربی۔بیروت۔سن ندارد

۳۰۔ تہذیب التہذیب ج٦۔ص۵۵۳۔محولہ بالا

۳۱۔ ندوی،سیدابوالحسن،مولانا۔خواتین اوردین کی خدمت۔ص۴۱،۴۲۔مجلس نشریات اسلام۔کراچی۔۱۹۸۳ء

۳۲۔ پروفیسرسیدمحمدسلیم۔مسلمان خواتین کی دینی اورعلمی خدمات۔ص۳۲۔ادارہ تعلیمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان۔لاہور

۳۳۔ قاضی اطہرمبارکپوری۔خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات۔ص۱۱۸۔احمداکیڈمی۔لاہور۔۱۹۹۹ء(بحوالہ العبر فی خبرمن عبراورتذکرۃ الحفاظ)

۳۴۔ الذھبی،شمس الدین محمد بن احمد،علامہ۔ذیل العبر۔ص۱۲٦۔ج۲۔دارالفکر۔بیروت۔۱۹۹۷ء

۳۵۔ الذھبی،شمس الدین محمد بن احمد،علامہ۔العبر فی خبرمن عبر۔ج۳۔ص۳۵۸۔دارالفکر۔بیروت۔۱۹۹۷ء

۳٦۔ العبر فی خبرمن عبر۔ج۲۔ص۲۱۳محولہ بالا

۳۷۔ النجدی،حسین غنام۔العقد الثمین فی احادیث اصول الدین۔ج۸۔ص۲۹٦۔فہرسۃ مکتبۃ الملک فہد۔السعودیہ العربیہ۔۱۴۲۷ھ

۳۸۔ خطیب بغدادی،حافظ ابوبکراحمد بن علی،مورخ۔تاریخ بغدادج۱۴۔ص۴۴۵۔دارالکتاب العربی۔بیروت۔سن ندارد

۳۹۔ ذہبی۔ذیل العبر۔ص۸۸۔محولہ بالا

۴۰۔ قاضی اطہرمبارکپوری۔خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات۔ص۔۳۸۔احمداکیڈمی۔لاہور۔۱۹۹۹ء

۴۱۔ ذہبی۔العبر۔ج۲۔ص۳۵۲۔محولہ بالا

۴۲۔ ذہبی۔العبر ۔ج ۵۔ص۱۹۴۔محولہ بالا

۴۳۔ النجدی، حسین غنام۔ العقد الثمین فی احادیث اصول الدین۔ ج ۸۔ص۲۰۲۔ فہرستہ مکتبۃ الملک فہد۔السعودیہ العربیہ۔ ۱۴۲۷ھ

۴۴۔ ذہبی۔العبر ۔ج ۳۔ص ۲۴٦۔محولہ بالا

۴۵۔ www.wifaqulmadaris.org

محمد یونس خالد بحیثیت ریسرچ اسکالر شعبہ قرآن وسنہ، جامعہ کراچی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبید احمد خان بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر' شعبہ اسلامک لرننگ، جامعہ کراچی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔